روزنامہ ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

پیر 10 مئی 2010ء 25 جمادی الاول 1431 ہجری 10 ہجرت 1389 ھش جلد 60-95 نمبر 102

آبدوز کشتیوں کی پیشگوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

سورۃ النازعات میں بڑی وضاحت کے ساتھ ایسی جنگوں کا ذکر ہے جن میں آبدوز کشتیاں استعمال ہوں گی۔ وَالنّازِعاتِ غَرْقًا کا ایک معنی یہ ہے کہ وہ لڑائی کرنے والیاں اس غرض سے ڈوب کر حملہ کرتی ہیں کہ دشمن کو غرق کر دیں اور پھر اپنی ہر کامیابی پر خوشی محسوس کرتی ہیں اور اسی طرح جنگ وجدال کی یہ دوڑ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں صرف ہو جاتی ہے اور دونوں طرف سے دشمن بہت بڑی تدبیریں کرتا ہے۔ وَالسّابِحاتِ سَبْحًا سے تیرنے والیاں مراد ہیں خواہ سمندر کے اندر غرق ہو کر تیریں یا سطح سمندر پر اور بسا اوقات آبدوز کشتیاں اپنی فتح کے بعد سطح سمندر پر اُبھر آتی ہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۷۵۔ نشان۔ ایک دفعہ پنڈت شونارائن اگنی ہوتری صاحب ایڈیٹر رسالہ برادر ہند کا ایک خط لاہور سے آنے والا تھا جس میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ میں براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ کا ردّ لکھوں گا جس میں الہام ہیں اور ایسا اتفاق ہوا کہ خداتعالیٰ نے اُس خط کے پہنچنے سے پہلے اُسی دن بلکہ اُسی ساعت جبکہ وہ لاہور میں اپنا خط لکھ رہے تھے مجھ کو اس خط سے بذریعہ کشف اطلاع دے دی اور کشفی طور پر وہ خط میرے سامنے آ گیا اور میں نے اُس کو پڑھا اُس وقت اُن آریوں کو جن کا کئی دفعہ ذکر آ چکا ہے اس خط کے مضمون سے اُسی دن خط آنے سے پہلے مطلع کر دیا اور دوسرے دن اُن میں سے ایک آریہ ڈاک خانہ میں خط لینے کو گیا اور اُس کے روبرو ڈاک کے تھیلہ سے وہ خط نکلا اور جب پڑھا گیا تو بلا کم وبیش وہی مضمون تھا جو میں نے بیان کیا تھا تب وہ آریہ لوگ نہایت حیرت میں اور تعجب میں رہ گئے وہ اب تک زندہ موجود ہیں اور حلف دینے سے راست راست بیان کر سکتے ہیں۔

۱۷۷۔ نشان۔ میرے مکان کے ملحق دو مکان تھے جو میرے قبضہ میں نہیں تھے۔ اور بباعث تنگی مکان توسیع مکان کی ضرورت تھی ایک دفعہ مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا جو اس زمین پر ایک بڑا چبوترہ ہے اور مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس جگہ ایک لمبا دالان بن جائے اور مجھے دکھایا گیا کہ اس زمین کے مشرقی حصہ نے ہماری عمارت کے بننے کے لئے دعا کی ہے مغربی حصہ کی زمین اُفتادہ نے آمین کہی ہے۔ چنانچہ فی الفور یہ کشف اپنی جماعت کے صدہا آدمیوں کو سنایا گیا اور اخباروں میں درج کیا گیا بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ دونوں مکان بذریعہ خریداری اور وراثت کے ہمارے حصہ میں آ گئے اور اُن کے بعض حصوں میں مکانات مہمانوں کے لئے بنائے گئے حالانکہ اُن سب کا ہمارے قبضہ میں آنا محال تھا اور کوئی خیال نہیں کر سکتا تھا کہ ایسا وقوع میں آئے گا دیکھو اخبار الحکم نمبر ۴۶ و ۴۷ جلد ۷ و الحکم نمبر ۳ جلد ۸۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 392)

جماعت کا غم

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لیوے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سردست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 590)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

مارگیج پر مکان کی خرید

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جون 2007ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ

”صرف اپنی رہائش کیلئے بامر مجبوری مارگیج پر مکان خریدا جا سکتا ہے لیکن کاروباری غرض سے مارگیج پر مکان خریدنے کی اجازت نہیں ہے۔“

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

چغل خور خدا کے مغضوب ہوتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 26 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

ایک حدیث ہے جو ایسے لوگوں کے بارہ میں ہی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ اور حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے اور اللہ تعالیٰ کے برے بندے غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں، دوستوں پیاروں کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں، نیک پاک لوگوں کو تکلیف، مشقت، فساد، ہلاکت اور گناہ میں ڈالنا چاہتے ہیں''۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسندالشامیین) اللہ تعالیٰ ہر احمدی مرد وعورت کو اس سے بچائے۔

پھر حدیث ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے زیادہ میرے محبوب وہ ہیں جو بہترین اخلاق کے حامل ہوں، نرم خو ہوں، وہ لوگوں سے انس رکھتے ہوں اور لوگ ان سے مانوس ہوں اور تم میں سب سے زیادہ مبغوض میرے نزدیک چغل خور، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے گناہ لوگوں پر تہمت لگانے والے ہیں''۔ (ترغیب و ترھیب)

پھر حدیث ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مجھے معراج ہوا تو کشفاً میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اس سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا، جبرائیل یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ، لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت و آبرو سے کھیلتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے، الزام تراشیاں کرتے تھے، حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے)''۔**

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الغیبة)

تو دیکھیں یہ کتنا خوفناک منظر ہے۔ غیبت کرنے والوں کی مرنے کے بعد کی سزا کتنی خوفناک ہے۔ انسان عام طور پر بعض دفعہ بے احتیاطی میں باتیں کر جاتا ہے۔ بعض اوقات نیت نہیں بھی ہوتی کہ چغلی یا غیبت ہو لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں اتنے محتاط تھے اور اس حد تک گہرائی میں اور باریکی میں جاتے تھے کہ جہاں ذرا سا شائبہ بھی ہو کہ بات غیبت کے قریب ہے تو سخت کراہت فرماتے تھے اور فوراً تنبیہ فرمایا کرتے تھے۔

''حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت کے بارہ میں کہا کہ وہ چھوٹے قد کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غیبت کی ہے''۔

(احیاء علوم الدین از علامہ غزالی جلد نمبر3 صفحہ 178)

اب کتنی باریکی میں جا کے بھی آپؐ تنبیہ فرما رہے ہیں۔ کتنا خوف کا مقام ہے، کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔ جب اس انتہا تک یا اتنی باریکی میں جا کر غیبت سے بچنے کی کوشش ہم نہیں کریں گے اس وقت تک ہم حسین (۔) معاشرہ قائم نہیں کر سکتے، جس کا دعویٰ کر کے ہم اٹھے ہیں۔ اور اسی طرح اپنی عاقبت بھی نہیں سنوار سکتے۔ غیبت کرنے والے کا حال تو آپ نے دیکھ ہی لیا، سن لیا کیا ہوتا ہے۔

پھر حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان بعض اوقات بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بے انتہا بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات وہ لاپرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے''۔

(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

(روزنامہ الفضل 13/ اپریل 2004ء)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

برائے صوبہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختون خواہ

زیر اہتمام: نظارت تعلیم القرآن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم القران کو مورخہ 11 تا 21/اپریل 2010ء اس سال کی پہلی اور مجموعی طور پر 54 ویں تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس (برائے صوبہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختون خواہ) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت اور مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مرکز میں ان کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ان ٹیچرز ٹریننگ کلاسز میں جماعتوں سے محدود تعداد میں انصار اور خدام طلباء کو بلایا جاتا ہے۔ اس بار خصوصی کلاس میں صوبہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختون خواہ کے اضلاع سے نمائندگان کو بلایا گیا تھا۔ 18 اضلاع کے 25 طلباء نے اس کلاس میں رجسٹریشن کروا کر شرکت کی۔ ان میں صوبہ سندھ کے 18 صوبہ بلوچستان کے ایک، صوبہ خیبر پختون خواہ کے 4 اور ربوہ کے 2 نمائندے شریک ہوئے۔

اس کلاس میں طلباء کی رہائش کیلئے انصار اللہ پاکستان کے گیسٹ ہاؤس ''سرائے ناصر'' اور تدریس کیلئے انصار اللہ پاکستان کے بالائی ہال ''ایوان ناصر'' میں انتظام کیا گیا تھا۔ جبکہ طلباء کے کھانے کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کو تدریس کیلئے ایک نصاب کتابی صورت میں مہیا کیا گیا تھا۔

کلاس کے طلباء میں سے ہی ایک طالب علم مکرم علی کلیم صاحب آف حیدر آباد کو کلاس کا سیکرٹری اور مانیٹر مقرر کیا گیا جو کہ طلباء کی عمومی نگرانی پر مامور تھے۔ طلباء کو وقت کی پابندی' ڈسپلن، اور نماز باجماعت اور تلاوت میں باقاعدگی اور کلاس میں ان کی حاضری کو 100% بنانے کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی۔

اس کلاس میں چار پریڈز رکھے گئے تھے جس میں 1۔ تجوید، قراءت قرآن اور حفظ قرآن 2۔ ترجمۃ القرآن 3۔ عربی گرائمر اور عام عربی بول چال 4۔ مرکز سلسلہ میں موجود اہم اداروں کے تعارف کا پیریڈ بھی تھا۔ جس میں نظارت تعلیم القرآن، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، نظارت امور عامہ، نظارت بیت مال خرچ، دارالقضاء، وقف جدید انجمن احمدیہ، تحریک جدید احمدیہ اور وکالت وقف نو کا تعارف کروایا گیا اور بعد تعارف طلباء کو سوالات کا بھی وقت دیا جاتا رہا۔

کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم عبدالرزاق فراز صاحب استاد جامعہ احمدیہ، مکرم محمد افضل فہیم صاحب استاد جامعہ احمدیہ اور مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے سرانجام دیئے۔ طلباء کے لئے روزانہ بعد عشاء ایک گھنٹہ کے لئے سٹڈی ٹائم رکھا گیا جس میں وہ اپنے روزانہ کے اسباق دہرا سکیں۔

اس بابرکت تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس کی افتتاحی تقریب مورخہ 11/اپریل 2010ء کو منعقد ہوئی۔ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن نے دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح کیا۔ کلاس کے طلباء کو زیارت مرکز کے لئے نمائش جدید پریس، جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید، خلافت لائبریری، بیت مبارک اور قصر خلافت کا Visit کروایا گیا۔ نیز ان کو سیر وتفریح کیلئے بیوت الحمد پارک بھی لے جایا گیا۔ روزانہ نماز عصر کے بعد ایک خصوصی نشست ''صحبت صالحین'' میں سلسلہ کے علماء اور بزرگان سے ملاقات کروائی جاتی رہی۔ کلاس کے دوران مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام بابت قرآن کریم سے) کروایا گیا۔

مورخہ 20/اپریل کو طلباء کو تحریری وزبانی امتحان لیا گیا۔ جس میں تجوید القرآن، ترجمۃ القرآن اور عربی گرائمر کا امتحان تحریری، جبکہ حفظ اور ناظرہ قرآن کا امتحان زبانی تھا۔ اختتامی تقریب مورخہ 21/اپریل 2010ء مجلس انصار اللہ پاکستان کے بالائی ہال ''ایوان ناصر'' میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم قاری مسرور احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ پھر اپنے خطاب میں انہوں نے کلاس میں شریک طلباء کو تعلیم قرآن کے حوالے سے اپنی جماعتوں میں قرآن کریم پڑھانے، تعلیم القرآن کلاسز لگانے' خصوصاً قاعدہ یسرنا القرآن کے سیکھنے اور سکھانے کی طرف توجہ دلائی۔ پروگرام کے اختتام پر مہمانان اور طلباء کو الوداعی ظہرانہ دیا گیا۔

نظارت تعلیم القرآن کی طرف سے کلاس میں شامل ہونے والے تمام طلباء کو ایک سرکلر، رپورٹ فارم پمفلٹس اور سٹیکرز پر مشتمل ایک ایک انعام دیا گیا۔ آخر میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے، شاملین کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

امتحان میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء درج ذیل ہیں۔

اول: مکرم علی کلیم صاحب لطیف آباد، حیدر آباد
دوم: مکرم انصر اقبال صاحب کنری، عمر کوٹ
سوم: مکرم محمد عتیق صاحب محمود آباد عمر کوٹ
چہارم: مکرم نذیر احمد صاحب کوٹری حیدر آباد
پنجم: مکرم بشیر احمد صاحب سانگھڑ

علمی مقابلے میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ۔

1۔ مکرم قادر حسین بٹ صاحب ماڑی پور کراچی
2۔ مکرم طاہر رؤف صاحب ڈرگ کالونی کراچی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

جذام

بائبل اور احادیث کی ہدایات میں موازنہ

ایم بی بی ایس کے چوتھے سال میں ہمارے گروپ کی جلد کے امراض کی ٹریننگ ہو رہی تھی۔ جو مریض جلد کے سپیشلسٹ کو دکھانے کے لئے آتے سب طلباء ان کا معائنہ کرتے کچھ سوال پوچھتے اور جو سوال پوچھے جاتے ان کا جواب دیتے۔ ایک مریض داخل ہوا۔ اس کے بازو پر سفید داغ تھا اور یہ مریض پہلے سے زیر علاج تھا۔ جلد کے سپیشلسٹ نے مریض سے اس کی کیفیت دریافت کی اور پھر دوائیوں کے متعلق ہدایت دی۔ پھر میڈیکل کے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ یہ کس چیز کا مریض ہے۔ سپیشلسٹ نے ہلکی سی آواز میں کہا Leprosy (یعنی جذام) بیشتر اس کے کہ یہ خیال آتا کہ اس زیر علاج مریض سے کسی کو یہ بیماری نہیں لگ سکتی، فوری ردّعمل کے طور پر سب طلباء ایک ایک قدم پیچھے ہو گئے کسی نے بھی اس مریض کے معائنے کی جرأت نہیں کی۔ چند لمحوں میں مریض خاموشی سے کمرے سے باہر جا چکا تھا۔ وہ شاید اس ردّعمل کا عادی تھا۔

جذام میں اکثر جلد پر سفید داغ نمودار ہوتا ہے یا یہ داغ سرخی مائل بھی ہو سکتا ہے۔ متاثرہ حصہ میں احساس ختم ہو جاتا ہے اور یہ سن ہو جاتا ہے۔ متاثرہ حصہ کو جانے والی Nerve بڑی ہو کر نظر آ سکتی ہے۔ یہ داغ ایک یا ایک سے زائد بھی ہو سکتے ہیں۔ متاثرہ حصہ پر بال جھڑ جاتے ہیں۔ چونکہ متاثرہ حصہ سن ہو جاتا ہے اس لئے اس میں درد کا احساس ختم ہو جاتا ہے اور اسے نقصان پہنچتا رہتا ہے اور اس سے مختلف اعضاء ختم ہو سکتے ہیں اور جذام کا مریض اپنے اعضاء سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور معذور ہو جاتا ہے اور اس کا جسم بدنما بن جاتا ہے۔ یہ متعدی ہے یعنی ایک مریض سے دوسرے مریض کو منتقل ہو سکتا ہے لیکن یا تو یہ بہت قریب رہنے والے اور براہ راست جسمانی تعلق رکھنے والے کو منتقل ہوتا ہے یا پھر چھینک یا کھانسی کے ساتھ برآمد ہونے والے چھوٹے چھوٹے قطروں کے ذریعہ دوسرے شخص کو منتقل ہوتا ہے۔

زمانہ قدیم سے اس بیماری نے تاریخ انسانیت میں کتنے ہی المیوں کو جنم دیا ہے۔ بھارت میں 4000 سال پرانا ڈھانچہ دریافت ہوا جس کی ہڈیوں میں جذام کے آثار پائے جاتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس قدیم دور سے یہ بیماری اپنی تباہ کاری پھیلا رہی تھی۔ بائبل میں بھی اس بیماری کے متعلق بہت سے تفصیلی احکامات پائے جاتے ہیں اور اس کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ یہ احکامات بائبل کی کتاب احبار کے باب 13 اور 14 میں بیان کئے گئے ہیں۔

ان احکامات کے مطابق اگر کسی شخص کو جذام ہونے کا شبہ ہو تو وہ کاہن کے پاس جائے اور اگر وہ اس مریض میں پائی جانے والی علامات کو بائبل میں بیان کردہ معیار پر پرکھ کر دیکھے اگر وہ ان علامات کو جذام کی علامات کے مطابق پائے تو اس بیچارے مریض کے ساتھ بائبل کے الفاظ میں یہ سلوک کیا جائے گا

'اور جو کوڑھی اس بلا میں مبتلا ہو اس کے کپڑے پھٹے اور اس کے سر کے بال بکھرے رہیں اور وہ اپنے اوپر کے ہونٹ کو ڈھانکے اور چلا چلا کر کہے ناپاک ناپاک۔ جتنے دنوں وہ اس بلا میں مبتلا رہے وہ ناپاک رہے گا اور وہ ہے بھی ناپاک۔ پس وہ اکیلا رہا کرے۔ اس کا مکان لشکر گاہ سے باہر ہو۔'

(احبار باب 13)

ایسے مریض کو جسے کوئی متعدی مرض لاحق ہو دوسروں کو احتیاط تو کرنی پڑتی ہے تا کہ یہ مرض دوسرے کو لگ کر اور پھیل کر معاشرے میں مزید تکالیف کا باعث نہ بنے اور جذام جیسے موذی مرض کے معاملے میں یہ احتیاط اور بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے اور یہ احتیاط ضروری بھی ہوتی ہے۔ لیکن بائبل میں مذکور ہدایات کے بارے میں کچھ امور قابل غور ہیں۔

ایک تو یہ صرف احتیاط کی تعلیم نہیں ہے کہ یہ مرض پھیل نہ جائے بلکہ ایسے مریض کو بار بار ناپاک کا نام دیا گیا ہے اور بائبل کے ان دو ابواب میں جن میں جذام کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں بیچارے ایسے مریض کو بار بار ناپاک کا نام دے کر لوگوں کو ایسے مریض سے ہمدردی کی بجائے نفرت دلائی گئی ہے۔ بیماری تو بیماری ہے ایسی قابل رحم حالت میں اس سے نفرت دلانے کا ایک ہی نتیجہ نکل سکتا تھا اور وہ یہ کہ لوگ خوامخواہ ایسے مریض کو بلا جواز نفرت اور امتیازی سلوک کا نشانہ بنائیں اور تاریخ میں جذام کے مریضوں کے ساتھ یہ ظلم بکثرت کیا گیا ہے بلکہ اب تک کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ چین میں اب تک جذام کے ان مریضوں کو جن کا علاج ہو چکا ہوتا ہے اور اب ان کی بیماری ختم ہو چکی ہوتی ہے کوئی اپنے گاؤں میں رکھنے کو تیار نہیں ہوتا اور ان کے لئے علیحدہ گاؤں آباد کئے جاتے ہیں۔

دوسرے یہ تو علیحدہ بات ہے کہ ایسی احتیاط کی جائے کہ مرض دوسرے کو منتقل نہ ہو، خاص طور پر اس دور میں جبکہ اس مرض کا علاج دریافت نہیں ہوا تھا لیکن بائبل میں مذکور ہدایات میں یہ تاکید کہ ایسے مریض کے کپڑے پھٹے رہیں اور بال بکھرے رہیں اور وہ بیچارہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے آپ کو چیخ چیخ کر ناپاک کہے یہ تو بالکل ناقابل فہم بات ہے۔ اس سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی تذلیل کی جائے اور اس کی مشکلات میں بلا مقصد اضافہ کیا جائے۔ سوائے ایک ستم رسیدہ کے جذبات مجروح کرنے کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

یہ بھی ٹھیک ہے کہ جذام سے دوسرے لوگوں کو بچانا ضروری ہے لیکن اس احتیاط کے لئے اس کا آبادی سے بالکل باہر نکال دینا ضروری نہیں ہوتا۔ یہ مرض بہت قریبی تعلق رکھنے پر منتقل ہوتا ہے اور اس سے بچانے کے لئے آبادی سے باہر نکال دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے اقدامات سے صرف اس کے ساتھ امتیازی سلوک میں اضافہ ہی ہو سکتا ہے۔

بائبل میں جذام کی علامات

اس کے علاوہ بائبل میں جذام کی جو علامات بیان کی گئی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں اور اس سے یہ امکان بھی موجود ہے کہ جس کو جذام ہو اسے جذام سے پاک قرار دے دیا جائے اور جسے جذام نہیں ہے بلکہ کوئی اور مرض ہے جس سے باقی لوگوں کو کوئی ایسا خاص خطرہ نہیں اسے مجذوم قرار دے دیا جائے۔ مثلاً احبار کے باب 13 میں لکھا ہے کہ اگر سات روز میں جسم پر نمودار ہونے والا داغ جسم پر پھیل جائے تو کاہن ایسے مریض کو مجذوم قرار دے لیکن اگر یہ داغ سات روز میں تیزی سے نہ پھیلے تو اسے پاک قرار دیا جائے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جذام کا داغ بہت آہستگی سے پھیلتا ہے اور بعض دوسرے امراض مثلاً جسم پر fungus کے داغ بہت تیزی سے پھیلتے ہیں۔ بائبل میں بیان شدہ علامات کی اگر پیروی کی جائے تو اس بات کا بہت زیادہ احتمال ہے کہ Psoriasis اور برص جیسے امراض کے داغ کو جو کہ متعدی امراض بھی نہیں ہیں جذام قرار دے کر ان سے یہ ظالمانہ سلوک کیا جائے یا جسم پر نمودار ہونے والی Fungus کو جو کوئی ایسی خطرناک بیماری بھی نہیں جذام قرار دے دیا جائے۔

اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ بائبل کی کتاب احبار کے باب 13 اور 14 میں ایسی جذام کا بھی ذکر ہے جو کہ کپڑوں کو اور گھروں کی دیواروں کو بھی ہو جاتی ہے اور اس کی علامات درج کر کے یہ تلقین کی گئی ہے کہ ایسے کپڑے کو جلا دیا جائے اور اگر گھر کی دیواروں میں جذام کی علامت ظاہر ہوں اور بڑھتی جائیں تو ایسے گھر کو منہدم کر دیا جائے۔ یہ بالکل سائنسی حقائق اور عقل کے خلاف ہے کیونکہ جذام کے جراثیم کسی بھی صورت میں کپڑوں میں یا گھر کی دیواروں میں پرورش نہیں پا سکتے۔ اس حصہ کو سوائے توہمات کے کسی اور چیز کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

مندرجہ بالا قوانین کی تشریح طالمود میں کی گئی ہے اور اس میں بھی جذام کے مریض سے ظالمانہ سلوک روا رکھا گیا ہے یہاں تک کہ اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اگر جذام کے مریض کے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا یا دائیں پاؤں کا انگوٹھا یا دایاں کان ضائع ہو جائے تو ایسا مریض خواہ اس کا مرض ختم ہی کیوں نہ ہو جائے کبھی پاک نہیں ہوگا۔ (Babylonian Talmud Tractate Sanherdin Folio 88:)

انجیل میں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے جذام کے مریض کو شفا ملی لیکن اس کے ساتھ یہ ذکر ملتا ہے کہ شفا پانے کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے اسے تاکید کی کہ کاہن کے پاس جا کر توریت کی ہدایت کے مطابق اپنے آپ کو پاک کراؤ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت بھی یہ احکامات منسوخ نہیں کئے گئے تھے۔ (متی باب 8، لوقا باب 5)

ویدوں میں سے اتھروید میں جذام سے شفا پانے کے لئے بھجن درج ہیں۔

(Atharva Veda: Hymn 23,24)

اسلامی تعلیم

یہ تو ٹھیک ہے کہ ایسے امراض سے دوسروں کو بچانے کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ یہ امراض دوسروں کو منتقل ہو کر پورے معاشرے کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنیں اور اپنے آپ کو بھی اس مرض سے احتیاط کر کے بچانا ضروری ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جذام کی بیماری والے سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الطب)

لیکن اس کی حد بھی بیان فرمائی ہے جیسا کہ مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جذام کے مریض کی طرف مسلسل ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھو اور جب تم اس سے بات کرو تو تمہارے اور اس کے درمیان ایک نیزہ جتنا فاصلہ ہو۔

(مسند امام احمد بن حنبل۔ مسند حضرت علی)

اب ایک نیزہ جتنا فاصلہ سائنسی طور پر بالکل مناسب ہے کیونکہ یہ بیماری قریبی تعلق سے پھیلتی ہے اور مسلسل ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے سے اس لئے منع فرمایا گیا ہے کیونکہ اس بیماری میں اعضا ضائع ہوئے ہوتے ہیں اور جسم پر بدنما داغ نمودار ہوتے ہیں اور اگر کوئی ایسے مریض کی طرف مسلسل دیکھے جائے تو یہ بات مریض کے لئے خفت کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس طرح ایسے مریض کے جذبات کا خیال رکھا گیا ہے۔ اب بائبل میں تو یہ تعلیم دی گئی تھی کہ ایسے مریض کو باہر نکال دو اور اس کے برعکس حدیث میں صرف وہ ہدایت دی گئی ہے جو کہ مرض کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ضروری ہے۔

مناسب یہی ہوتا ہے کہ ایسی جگہ پر جہاں پر لوگوں کا ہجوم ہوتا ہو وہاں ایسا مریض زیادہ دیر کے لئے نہ رکے تا کہ یہ مرض دوسروں کو منتقل نہ ہو۔ چنانچہ ثقیف کے وفد میں ایک شخص مجذوم بھی تھا آنحضرت ﷺ نے اسے پیغام بھجوایا کہ ہم نے تمہاری بیعت قبول کر لی اب تم واپس چلے جاؤ۔

(جامع ترمذی سنن ابن ماجہ۔ کتاب الطب)

ابن جریر میں روایت ہے کہ یہ شخص رسول کریم ﷺ کے دروازے پر تھا جب آپ نے اس کو یہ پیغام بھجوایا تھا۔

(بحوالہ کنز العمال اردو ترجمہ۔ جلد 9، 10 ص 385)

یہ بات ظاہر ہے کہ مسجد نبوی ایک ایسی جگہ تھی جہاں پر لوگوں کی کثرت سے آمد و رفت ہوتی تھی اور وہاں پر ایسے مریض کے موجود رہنے سے دوسروں کو یہ بیماری منتقل ہونے کا خدشہ ہو سکتا تھا۔

حضرت عمرؓ ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو کہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا کہ اے اللہ کی بندی لوگوں کو تکلیف نہ پہنچا اور اپنے گھر میں بیٹھ۔

(کنزالعمال اردو ترجمہ۔جلد 9،10 ص 385)

یہ تو بیان ہے کہ احادیث میں مرض کو پھیلنے سے روکنے کے لئے کیا ہدایات مذکور ہیں۔لیکن آنحضرت ﷺ نے لوگوں کے سامنے اپنا ایسا حسین اسوہ پیش فرمایا کہ ایسا مریض ناپاک نہیں ہوتا اس کا دل رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے اور اس سے محبت کا سلوک کرنا ضروری ہے،جس کی ہمیں کہیں اور مثال نہیں ملتی اور یہ پہلو بھی مدِنظر رہنا ضروری ہے کہ ان مقدس ہستیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت ہوتی ہے۔چنانچہ جامع ترمذی میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جذام کے مریض کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ کھانے کے پیالے میں داخل کیا اور فرمایا کھاؤ اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے۔ (جامع ترمذی ابواب الاطعمہ)

یہ روایت سنن ابن ماجہ کتاب الطب میں بھی بیان ہوئی ہے۔ایک اس قسم کے مریض کے ساتھ محبت کی یہ تعلیم کسی اور مذہبی کتاب میں بیان نہیں ہوئی۔ آنحضرت ﷺ کے اس مبارک اسوہ کو اپنے اپنے دور میں خلفاء راشدین زندہ کرتے رہے۔

چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کے دور میں ایک وفد مدینہ آیا اور آپ کی خدمت میں کھانا لایا گیا لوگ نزدیک ہو گئے لیکن ایک آدمی جس کو جذام تھا الگ ہو کر بیٹھ گیا۔آپ نے اس شخص کو فرمایا کہ قریب ہو جاؤ وہ بیچارا قریب ہو گیا۔آپ نے اس کو فرمایا کھاؤ۔جب وہ کھانے لگا تو آپ برتن میں اسی جگہ سے کھاتے جہاں سے وہ کھا رہا تھا۔

(کنزالعمال اردو ترجمہ۔جلد 9،10 ص 384)

حضرت عمرؓ کے دور میں ایک صحابی حضرت معیقیبؓ کو یہ تکلیف ہوگئی ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس پانی کا برتن لایا گیا آپ نے اس میں سے پانی پیا اور پھر حضرت معیقیبؓ کو پینے کے لئے دیا جب حضرت معیقیبؓ نے پانی پی لیا تو آپ نے اس برتن سے پانی پیا اور آپ اپنے ہونٹ وہیں رکھتے تھے جہاں سے حضرت معیقیبؓ نے پانی پیا تھا۔حضرت عمر کو ان کے علاج کے متعلق بہت فکر رہتی تھی اور آپ اپنے پاس آنے والے مختلف لوگوں سے ان کے علاج کے بارے میں دریافت فرماتے رہتے۔ آپ کے پاس یمن سے ایک وفد آیا تو آپ نے ان سے فرمایا کیا تمہارے پاس اس مردِ صالح کے لئے کوئی علاج ہے۔انہوں نے کہا کہ ایسا علاج تو نہیں جو کہ اس کو ختم کر دے لیکن ایسا علاج ہے جو کہ اس کو بڑھنے سے روک دے گا۔آپ نے فرمایا کہ اس کا رک جانا بھی بڑی عافیت ہے۔تب انہوں نے حنظل لے کر حضرت معیقیبؓ کے جسم پر خوب ملے ۔اس کے بعد ان کا یہ مرض بڑھنا ختم ہو گیا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

(کنزالعمال اردو ترجمہ۔جلد 9،10 ص 384)

حضرت محمد ﷺ نے اس موذی مرض سے بچنے کے لئے دعا بھی سکھائی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بے کسی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بخل سے اور سخت بڑھاپے سے اور سخت دلی سے اور غفلت سے اور زیادہ عیالداری سے اور ذلت اور مسکت سے اور میں پناہ مانگتا ہوں۔ بہرہ پن اور گونگے پن اور جنون اور جذام اور برص اور تمام بیماریوں سے۔

(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 721)

مرسلہ: نظارت صنعت وتجارت .... از افاضات حضرت مصلح موعود

افراد کا محنت نہ کرنا ایک قومی جرم ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مؤرخہ 28/ فروری 1941ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

”محنت کرنا بھی انہی اخلاق میں سے ہے جن کا دوسروں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے ۔بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ میں کام کروں یا نہ کروں دوسروں کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے۔حالانکہ وہ مشین کا ایک پرزہ ہوتا ہے اور اس کی خرابی کے ساتھ ساری مشین کی خرابی اور اس کی عمدگی کے ساتھ ساری مشین کی عمدگی وابستہ ہوتی ہے ۔اگر یہ پرزہ ناکارہ ہوگا تو مشین پر لازماً اثر پڑے گا۔جیسے دو بیل ایک گاڑی میں جُتے ہوئے ہوں تو کیا ایک کہہ سکتا ہے کہ یہ عمل میری مرضی پر منحصر ہے کہ میں چلوں یا نہ چلوں۔وہ دونوں چلیں گے تو گاڑی چلے گی اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی رہ جائے گا تو گاڑی نہیں چل سکے گی۔اسی طرح تمام بنی نوع انسان مشین کے پرزے ہیں ایک ملک کے رہنے والے اپنی حدود میں مشین کے پرزے ہیں اور ایک شہر کے رہنے والے ان پرزوں سے زیادہ قریب کے پرزے ہیں۔اگر ان میں سے ایک بھی صحیح طور پر اپنے فرائض کو سرانجام نہیں دے گا تو لازماً اس کا دوسروں پر بھی اثر پڑے گا۔

قادیان میں اس کی مثالیں کثرت سے ملتی رہتی ہیں۔ایک شخص محنت نہیں کرتا اور نہ اپنے بیوی بچوں کے گزارہ کی کوئی صورت اختیار کرتا ہے ۔لوگ اسے سمجھاتے ہیں کہ دیکھو مزدوری کرو محنت کرو اور اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا انتظام کرو۔مگر وہ کہتا ہے کہ تم کو کیا میں محنت کروں یا نہ کروں یہ میرا اختیار ہے۔تمہیں اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔اب بظاہر یہ جواب صحیح معلوم ہوتا ہے مگر جب نتیجہ دیکھا جائے تو اس کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اور وہ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کی بیوی بچے کہتے پھرتے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے۔ ہمارا کوئی خیال کرے۔اب ایک تو وہ غریب یتیم ہوتے ہیں جن کو کما کر کھلانے والا کوئی نہیں ہوتا اور ایک یہ غریب ہوتے ہیں کہ ان کا کمانے والا موجود ہے مگر وہ کماتا نہیں اور محنت سے جی چراتا ہے ۔اگر وہ محنت سے کام کرتا اور خود کما کر بیوی بچوں کو کھلاتا تو صدقہ وخیرات کا ایک حصہ اس کے بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی بجائے ان غرباء پر خرچ کیا جاتا جن کو کما کر کھلانے والا کوئی نہیں اور حق بحق دار رسید پر عمل ہوتا۔لیکن اگر بعض گھروں میں کمانے والے تو موجود ہیں مگر وہ کما کر نہ لائیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ صدقہ وخیرات کی رقم بٹ جائے گی اور کچھ تو اُن غرباء کو ملے گی جن کا کمانے والا کوئی نہیں اور کچھ ان کو ملے گی جن کے کمانے والے تو ہیں مگر وہ محنت نہیں کرتے اور اس طرح اصل مستحقین کی روٹی آدھی ہو جائے گی۔آخر محلے والوں کے پاس کوئی جادو تو نہیں ہوتا کہ وہ جتنا روپیہ چاہیں دوسروں کو دے دیں۔وہ اپنے اخراجات میں سے تنگی برداشت کر کے کچھ روپیہ بچاتے اور غرباء کو دیتے ہیں مگر یہ نکمے لوگ غرباء کے حصہ کو کھا جاتے اور اپنی قوم اور اپنے محلّہ والوں پر ایک بوجھ بنے رہتے ہیں۔

اگر اس قسم کے لوگوں کے بیوی بچے دوسروں سے مانگیں نہ اور یہ نہ کہیں کہ ہمیں کچھ دو ہم بھوکے مر رہے ہیں تو کم از کم یہ ضرور کہیں گے کہ ہمیں اتنا ادھار دو۔جو لوگ شریف ہوتے ہیں وہ ان کو دے تو دیتے ہیں مگر دل میں یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ نہ ان لوگوں نے روپیہ کمانا ہے اور نہ اس سے ہمیں واپس ملنا ہے۔اب دیکھو محنت کرنے کا اثر قوم پر پڑا یا نہیں۔

پھر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ بیوی بچوں کو قادیان میں چھوڑ کر آپ کہیں باہر بھاگ جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے بیوی بچے سلسلہ پر بار بن جاتے ہیں اور پریذیڈینٹوں اور سیکرٹریوں کے پاس چٹھیوں پر چٹھیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے۔ہمارا کوئی انتظام کیا جائے ،اب بظاہر تو ایسا شخص جو بیوی بچوں کو قادیان میں بٹھا کر آپ کہیں غائب ہو جائے کہہ سکتا ہے کہ کسی کو مجھ پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے بیوی بچے چھوڑے ہیں تو میں نے اور اگر مریں گے تو میرے بیوی بچے مریں گے نہ کہ کسی اور کے۔

لیکن اگر یہی اصل قوم اختیار کر لے اور ان کی طرف توجہ نہ کرے تو آیا تمام جماعت ایک ملامت کے نیچے آ جائے گی یا نہیں کہ فلاں آدمی بھوکے مر گئے اور جماعت نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔تو یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ لوگوں کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ان کا تعلق ہے اور ضرور ہے کیونکہ اگر وہ ان کی خبر نہ لیں تو بدنام ہو جائیں گے۔پس قوم ان کی خبر گیری کرنے پر مجبور ہوتی ہے حالانکہ اگر ایسے لوگ خود محنت کریں اور مشقت کا کام کر کے اپنی روزی کمائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اور ان کے بیوی بچے قوم پر بار ثابت ہوں۔پس محنت نہ کرنا بھی کسی کا ذاتی فعل نہیں بلکہ ایک قومی جرم ہے۔اسی طرح گو آجکل یہ بات کسی قدر کم ہوگئی ہے مگر پہلے بالعموم مسلمان تاجر اور کارخانہ دار بھی ہندوؤں کو ملازم رکھتے تھے،مسلمانوں کو نہیں اور جب پوچھا جائے کہ مسلمانوں کو ملازم کیوں نہیں رکھتے تو ہمیشہ یہی جواب دیتے کہ کوئی مسلمان دیانتدار نہیں ملتا۔حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔مسلمانوں میں بھی بڑے بڑے دیانتدار لوگ پائے جاتے ہیں۔مگر جانتے ہو اس کی تہہ میں کیا بات ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جب مسلمانوں کا ایک حصہ بددیانت ہو گیا تو اس نے باقیوں کو بھی بددیانت مشہور کر دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ چند بددیانت اور خائن مسلمانوں کی وجہ سے سب مسلمانوں کو نوکری ملنا مشکل ہو گئی۔گویا ان بددیانتوں نے نہ صرف اپنا ہی رزق بند کیا بلکہ دوسرے مسلمانوں کے رزق کو بھی بند کیا۔لوگوں میں یہ عام رواج ہوتا ہے کہ جب انہیں کسی شخص سے نقصان پہنچتا ہے تو وہ اس کی تمام قوم کا نام لے کر کہتے ہیں کہ وہ سب قوم ایسی ہی ہے۔

ہم اپنے کاموں میں بھی دیکھتے ہیں کہ جہاں کسی احمدی سے کوئی غفلت ہوتی ہے سب لوگ یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ بس جی دیکھ لیا احمدی ایسے ایسے ہوتے ہیں۔ بلکہ خود بعض دفعہ احمدی بھی اس قسم کے الفاظ اپنی زبان سے نکال دیتے ہیں۔اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ایسے مقامات میں بعض کارخانے اوروں کو ملازم رکھ لیتے ہیں مگر احمدیوں کو نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ احمدی اچھے نہیں ہوتے ہیں۔اب کوئی احمدی ایسا ہوا ہوگا جس نے اپنا برا نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کیا ہوگا۔مگر اس ایک کی وجہ سے بدنام ساری قوم ہوئی۔

لیکن اگر اس میں محنت کی عادت ہوتی۔اگر وہ دیانت اور امانت کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہوتا تو نہ صرف وہ اپنی روٹی کما سکتا بلکہ دوسرے احمدیوں کی روٹی کا بھی انتظام ہو جاتا۔کیونکہ وہ لوگ کہتے یہ احمدی تھا جس نے بڑی دیانتداری سے کام کیا۔اب اور کاموں پر بھی ہم احمدیوں کو ہی مقرر کریں گے تا کہ ہمارے کام خوش اسلوبی سے ہوتے رہیں۔غرض اگر ایک آدمی اچھا کام کرتا ہے تو دوسرے کی روٹی کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اگر ایک آدمی اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی سے کام لیتا ہے تو اور لوگوں کی روٹی بھی بند ہو جاتی ہے۔“

(بحوالہ مشعل راہ جلد اول صفحہ 263 تا 266)

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

مکرم مہر مختار احمد صاحب سرگانہ کا ذکر خیر

اس وقت خاکسار ضلع ملتان (حال ضلع خانیوال) کے زمیندار سیال خاندان کی سرگانہ شاخ کے ممتاز فرد اور مخلص احمدی مکرم مہر مختار احمد صاحب سرگانہ کی چند یادوں کو تازہ کرنا چاہتا ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام مہر محمد یار صاحب سرگانہ تھا۔ آپ کی پیدائش 1937ء میں ہوئی تھی۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ پیشہ کے لحاظ سے زمیندار تھے۔

آپ باگڑ سرگانہ تحصیل کبیروالا کے معروف زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے دادا کے والد حضرت مہر اعظم صاحب سرگانہ ذیلدار تھے۔ ایک خواب میں راہنمائی کی بناء پر قادیان شریف جا کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے، نہایت مخلص، دیندار صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بارعب انسان تھے۔

مہر صاحب کے والد مہر محمد یار اور بڑے بھائی مہر منظور احمد صاحب نمبردار تھے۔ مکرم مہر صاحب علاقہ کے معزز زمیندار، پڑھے لکھے اثر ورسوخ والے احمدی تھے۔

خاکسار کے والد مکرم صوفی حافظ محمد یار صاحب 1978ء میں خدائی اشارہ کے ماتحت سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کے دست مبارک پر دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ مکرم والد صاحب حافظ قرآن، عالم دین اور صوفی تھے۔ بیعت کرنے پر آپ کی علاقہ میں شدید مخالفت ہوئی۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت پر ہمیں کچھ عرصہ کے لئے باگڑ سرگانہ بمقام موضع مختار آباد عارضی رہائش اختیار کرنا پڑی۔ اس وقت خاکسار کی عمر 12 سال تھی جہاں پہلی بار آپ کو دیکھا اور پہلی ملاقات کی۔ ہم لوگ مہر صاحب کے ہاں سات ماہ قیام پذیر رہے۔ اس عرصہ کے دوران مہر صاحب کو بالکل قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ سات ماہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خاص توجہ اور دعاؤں کے طفیل ہم اپنے مکان پر واپس آگئے۔ تاہم ان سے ملاقات ورابطہ کا یہ سلسلہ آپ کی وفات تک جاری رہا۔

وہ دن وہ محفلیں وہ شگفتہ مزاج لوگ
موج زمانہ لے گئی جانے کہاں کہاں

آپ کی بہادری اور غیرت ایمانی کا واقعہ اس وقت رونما ہوا جب ہمارے آبائی گاؤں و علاقہ کے معززین، علماء، پیر اکٹھے ہو کر مہر صاحب کی برادری کے پاس آئے اور کہا کہ ہم نے حافظ صاحب کو ان کے گھر سے نکال دیا ہے اور آپ کے ایک مہر مختار احمد صاحب نے ان کو پناہ دے رکھی ہے ان کو یہاں سے نکالو ورنہ ہمارے آپ کے ساتھ تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ ہمیں بڑا خطرہ یہ ہے کہ حافظ صاحب کے شاگرد مرید ومعتقدین قریب ہونے کے باعث رابطہ میں رہیں گے اور ان پر حافظ صاحب کا مذہبی اثر ہوگا اور وہ بھی بے دین ہو جائیں گے۔

اس بناء پر مہر صاحب کی سرگانہ برادری اکٹھی ہو کر آ گئی اور انہیں سمجھانے لگی کہ حافظ صاحب کو یہاں سے نکال دو۔ ورنہ برا ہوگا اور تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا یہ ہرگز نہ ہوگا۔ انہوں نے دھمکی دی کہ یہاں خون خرابہ ہوگا۔ ہم ان کو مار ڈالیں گے، مہر صاحب نے کہا یہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے یہ تو ایک امتحان ہے اس میں ہم کامیاب ہوں گے۔ حافظ صاحب کی حفاظت ہوگی۔ جب تک دم میں دم ہے آپ ان کو کوئی تکلیف پہنچا سکیں گے نہ بال بیکا کر سکیں گے۔ آپ پہلے مجھے جان سے ختم کریں گے۔ پھر حافظ صاحب تک پہنچ سکیں گے۔ چنانچہ برادری ناراض ہو کر واپس چلی گئی۔

مہر صاحب ایک مخلص باپ کے مخلص بیٹے تھے۔ زمیندارہ ماحول میں سچ جھوٹ کا امتیاز نہیں کیا جاتا لیکن مہر صاحب ہمیشہ صداقت شعار تھے، سچی گواہی دینا، سچ بات کہنا آپ کا وطیرہ تھا، علاقہ میں آپ کے احمدی ہونے کی وجہ سے مخالف تو تھے لیکن جب کسی کی چوری، جھگڑا اور تصفیہ کا معاملہ ہوتا تو لوگ کہتے ہیں کہ اگر مہر صاحب آپ کے حق میں گواہی دیں یا قسم اٹھا دیں تو ہم اس فیصلہ کو مان لیں گے۔ چنانچہ آپ کے ذریعہ سے کئی مقدمات، اختلافات اور الجھے معاملات حل ہوئے۔ آپ ہمیشہ مظلوم کا ساتھ دیتے۔ لوگ آپ کے پاس اپنی حاجات لے کر آتے آپ ان کا ساتھ دیتے۔ ظالم کو جا کر کہتے کہ ایسا مناسب نہیں آپ باز آ جائیں اکثر آپ کی صداقت اور شرافت کی وجہ سے ظلم سے ہاتھ روک لیتے۔

مہر صاحب پُرجوش داعی الی اللہ تھے، پیغام حق پہنچانے کے میدان میں صف اول کے مجاہد تھے۔ آپ کے ذریعہ ہزاروں افراد تک پیغام خدا پہنچا۔ آپ کا مطالعہ وسیع تھا باقاعدہ لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ حضرت امام الزمان مسیح موعود کی کتب کا پرانا سیٹ، خلفاء احمدیت کی کتب کے علاوہ سلسلہ کے علماء کا پیدا کردہ لٹریچر بھی آپ کے ہاں موجود تھا۔ پرانے مناظرہ جات نہ صرف جماعت کے علماء اور غیر از جماعت علماء کے مابین ہونے والے بلکہ دیگر فرقوں کے آپس میں مناظرہ جات پر مشتمل رسالہ جات بھی تھے جو آپ کے زیر مطالعہ رہتے۔ جماعتی رسائل بھی منگواتے۔ مرکز سے رابطہ میں رہتے، جماعتی پروگراموں میں شامل رہتے، کوئی جلسہ مرکزی سطح پر یا ضلعی سطح پر ہوتا آپ اپنے ساتھ زیر اثر دوستوں کو ساتھ لے کر جاتے۔ بات میں تاثیر تھی گفتگو اس انداز سے کرتے کہ سیدھی دل میں اتر جاتی۔ اپنے کلام کو آیات قرآنی، احادیث نبویہؐ، اشعار حضرت مسیح موعود سے سجاتے کہ سامع آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ آپ میں یہ خوبی بھی تھی کہ جس محفل میں جاتے اپنا تعارف بطور احمدی کے کراتے۔ اس تعارف کے ساتھ ہی مزید بات کرنے کا موقع بنا لیتے۔

ایک دفعہ یوم دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں خاکسار کے ہمراہ سفر پر جا رہے تھے جس ویگن میں ہم تھے اس میں سفر کرنے والے چند پڑھے لکھے افراد بھی تھے۔ آپ نے ان سے اس انداز میں بات کی کہ مفصل پیغام پہنچا دیا اور یہ رابطہ مزید رابطہ کا باعث بھی بنا وہ ایسے کہ آپ نے جیب سے کاغذ نکالا مجھے کہا کہ قلم دیں بندہ ناچیز نے قلم پیش کیا اور ساتھ والے مسافر سے کہنے لگے کہ کیوں جی ''قدرت'' قادیان والے ''ق'' سے لکھتے ہیں یا مکہ شریف والے ''ک'' سے۔ مخاطب صاحب علم تھے ان کے اس طرز کلام پر بڑے خوش ہوئے اور بات کا سلسلہ ہاتھ آ گیا۔ اسی طرح لٹریچر جیب میں رکھتے اور مناسب ہاتھوں تک پہنچاتے رہتے!

آپ کے ذریعہ احمدیت کا نفوذ بھی ہوا آپ کے لگائے ہوئے پودے آج بھی ثمر دے رہے ہیں۔

آپ کی جماعتی خدمات اور جذبہ اطاعت

مہر صاحب اپنے اخلاص، دیانتداری، قابلیت اور تقویٰ کی بناء پر ہمیشہ عہدہ دار رہے، ضلعی عہدوں پر بھی کام کیا، امیر صاحب ضلع کی عاملہ میں اہم ممبر ہوتے، ناظم انصار اللہ ضلع کے منصب پر بھی کام کرتے رہے، قاضی جماعت ضلع کے عہدہ پر فائز رہے، اپنی ذہانت، زبانی تاثیر اور معاملہ فہمی کے باعث معاملات کو آسانی سے سلجھا دیتے اور جانبین اپنے اذہان وقلوب میں کوئی تنگی نہ پاتے، آپ کے ذاتی اوصاف کی وجہ سے ہر دو پارٹیاں آپ کی ذات کو اپنا ہمدرد، خیر خواہ، محافظ یقین کرتے، اسی بناء پر آپ کے فیصلہ کو دل سے خوشی خوشی تسلیم کر لیا کرتے۔

1974ء کے حالات میں مخالفین نے آپ کا عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا، آپ کے پُرجوش داعی الی اللہ ہونے کی وجہ سے برادری نے بھی سخت مخالفت کی اور مکمل بائیکاٹ کیا آپ پہلے سے زیادہ اپنے ایمان میں پختہ ہو گئے اور اپنے دائرہ احباب میں وسعت پیدا کر لی، مخالفین نے بھی اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں اور معاندانہ کارروائیاں بڑھا لیں۔

آپ نے بچوں کے حصول تعلیم اور پاکیزہ ماحول میں پرورش دینے کے لئے رقبہ فروخت کر کے ربوہ کے ماحول میں رقبہ ٹھیکہ پر لے کر کاشت کر لیا۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کی اور بتایا کہ ''باگڑ سرگانہ'' سے زمین فروخت کر کے ربوہ کے جوار میں ٹھیکہ لے کر فصل کاشت کر لی ہے تو حضور انور نے اس فیصلہ کو ناپسند فرمایا کہ ''علاقہ کو خالی نہیں چھوڑنا تھا۔ اس پر آپ نے فوراً تعمیل کی مالک رقبہ سے ٹھیکہ کی رقم واپس طلب کی ان کے انکار پر آپ کھڑی فصل اور ٹھیکہ کی رقم لئے بغیر واپس اپنے وطن باگڑ سرگانہ آ گئے اور کوشش کر کے اپنی فروخت شدہ زمین مہنگے داموں خرید کی اور حضور انور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کے ارشاد پر تعمیل کر لی ہے اس پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا، مہر صاحب حضور انور کے اس اظہار خوشی کو سنا کر بڑے محظوظ ہوا کرتے تھے۔

کچھ عرصہ خاکسار کو دفتر امارت ضلع خانیوال میں خدمت کرنے کی توفیق ملی ہے۔ امارت ضلع سے جب اور جس وقت کوئی پیغام لے کر حاضر ہوا تو اسی وقت تاخیر کئے بغیر کام کو تکمیل کرنے کے لئے چل پڑتے کوئی ضروری تیاری بھی نہ کرتے اور کہا کرتے کہ اصل اطاعت وہ ہوتی ہے کہ امیر دیکھ بھی نہ رہا ہو اس کا پیغام کان پڑتے ہی چل پڑو اور یہی آگے بڑھتے بڑھتے خلیفہ، رسول اور خدا کی اطاعت ہے! اور اس عادت پر ہمیشہ کاربند رہے۔ جہاں جاتے پہلا فقرہ یہی کہتے کہ ہم امیر صاحب کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے آ گئے ہیں۔ اس بات کا جماعت پر بڑا اثر ہوتا اور وہ مقررہ کام میں بہت تعاون کرتے!

خدمت خلق

مہر صاحب بنی نوع انسان کی خدمت کرتے رہتے تھے۔ صاحب علم ہونے کی برکت سے علاقہ کے مظلوم افراد آپ کا سہارا لیتے۔ آپ درست مشورہ دیتے، علاقہ کے غریب مقدمات میں گھرے لوگ آپ سے اپنے مقدمات کے سلسلہ میں مدد چاہتے، تو آپ ان کی ہر ممکن امداد کرتے، وکیل کرا دیتے، علم دوست ہونے کی بناء پر آپ کا حلقہ احباب پڑھا لکھا طبقہ تھا، ڈاکٹرز وکلاء، دانشور حضرات کے ساتھ آپ کی مجالس ہوتی تھیں اس لئے علاقہ کے مقدمات میں جکڑے غریب لوگ آپ سے رجوع کرتے تو آپ سستا اور معقول وکیل کرا دیتے اور ان کی سفارش بھی کر آتے اور گاہے بگاہے مقدمہ کا پتہ معلوم کرتے رہتے۔ جب فریق ثانی کو علم ہوتا کہ مہر صاحب نے فریق اول کا ساتھ دیا ہے تو وہ خود ہی آپ کے ہاں چلے آتے تو آپ دونوں کا تصفیہ کرا دیتے، اس طرح فریقین کا قیمتی وقت اور سرمایہ کی بچت ہو جاتی۔

تعمیر بیت الذکر

مہر صاحب نے باگڑ سرگانہ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے پختہ بیت الذکر تعمیر کی اس میں پانچ وقت باجماعت نمازیں ادا کرتے۔ نماز جمعہ میں ملحقہ جماعتوں سے بھی احباب شامل ہو جایا کرتے۔ دعاؤں کے طفیل آپ کے بھتیجے بھی جماعت میں شامل ہو گئے۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم خواجہ منظور صادق صاحب

مکرم چوہدری رحمت خان صاحب

سابق امام بیت الفضل لندن کی نیک یادیں

مجھے چوہدری رحمت خان صاحب (مرحوم) کو بہت قریب سے دیکھنے اور ان کے اوصاف کریمانہ سے فیضیاب ہونے کا موقع اس وقت ملا جب آپ احمدیہ ہوسٹل لاہور کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور خاکسار پنجاب یونیورسٹی کے ایک طالب علم کی حیثیت سے ہوسٹل کا ایک مکین۔ 66-1965ء میں لاہور میں جب احمدیہ ہوسٹل کا دوبارہ اجراء ہوا تو مکرم چوہدری رحمت خان صاحب کو جو بیت فضل لندن کے امام کی حیثیت سے چند سال خدمات بجا لانے کے بعد وطن واپس لوٹے تھے۔ ہوسٹل کا پہلا سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا۔ یہ ہوسٹل پہلے گلبرگ کی ایک کوٹھی میں قائم ہوا۔ جہاں سے یہ کچھ عرصہ بعد 108-C ماڈل ٹاؤن میں شفٹ ہوا۔ اس وقت ہوسٹل میں قیام پذیر طلبہ کی تعداد بیس پچیس سے زیادہ نہ تھی۔

خاکسار کو ہوسٹل میں اپنے دو سالہ قیام کے دوران زعیم خدام الاحمدیہ، ہوسٹل کے پریفیکٹ اور میس (Mess) انچارج کی حیثیت سے خدمات بجا لانے کا اعزاز حاصل ہوا اور اپنی ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے دوران ہی مجھے مکرم چوہدری صاحب کی فرشتہ سیرت ذات کو قریب سے جانچنے اور پرکھنے کا موقع ملا۔ آپ انتہائی شریف النفس بہت کم گو مگر دور بین نگاہ رکھنے والے، نماز پنجوقتہ کے سختی سے پابند اور باقاعدگی سے تہجد گزار، دعا گو، احمدیت کی ایک عملی تصویر اور گفتار کی بجائے کردار کے غازی تھے۔ ہوسٹل کے طلبہ کے لئے جن میں بڑے بڑے کڑیل اور اڑیل نوجوان بھی شامل تھے آپ سراپا محبت اور پیار کا مجسمہ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کو تمام کا انتہائی ادب، عزت و احترام حاصل تھا اور کبھی کوئی بدمزگی یا کوئی ناخوشگوار واقعہ دیکھنے میں نہیں آیا۔

آپ کے انتہائی صابروشاکر "مرضی مولا ازهمه اولی" "راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو" کا عملی مظہر ہونے کا ثبوت ہمیں اس وقت ملا جب انہیں ان کے ایک انتہائی ہونہار اور لاڈلے نوجوان بیٹے کی لندن میں المناک وفات کی اطلاع ملی۔ ان کا یہ بیٹا جن کا نام غالباً مسعود تھا پی ایچ ڈی کے سلسلہ میں لندن میں تھا اور بیت فضل لندن کے احاطہ میں رہائش پذیر تھا۔ چھ ماہ بعد فارغ التحصیل ہوکر اس نے واپس آنا تھا اور آتے ہی اس کی شادی کا پروگرام طے تھا۔ مکرم چوہدری صاحب اکثر اس کا بڑے پیار اور فخر سے ذکر کرتے۔ ایک بار باتوں باتوں میں خاکسار نے یہ پوچھ ہی لیا کہ چوہدری صاحب آپ کے چار پانچ بیٹے اور بھی ہیں لیکن آپ ان کا کبھی ذکر نہیں کرتے جب دیکھو مسعود کا ذکر کرتے اور اس کی تعریفیں کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ میرے بچوں میں سب سے چھوٹا ہے اس لئے فطری طور پر مجھے بہت عزیز ہے دوسرے یہ کہ یہ بڑا قابل، ذہین اور ہونہار ہے تیسرے یہ کہ اس کی آواز بہت سریلی اور پیاری ہے اور بیت فضل لندن میں اکثر نداء دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ جماعت کے دوستوں میں بہت مقبول اور ہردلعزیز ہے بالخصوص حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب شاید اسی وجہ سے اس سے بہت پیار کرتے ہیں۔ یہ وہ "پیارا مسعود" تھا جو ایک رات بیت فضل لندن میں شدید بارش کے دوران ایک بند Drain صاف کرتے ہوئے بجلی کا کرنٹ لگنے سے اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اگلے روز ہوسٹل میں چوہدری صاحب کے نام کوئی آدھی رات کے قریب ایک ٹیلی گرام آیا جس میں یہ افسوسناک اطلاع دی گئی تھی۔ مکرم چوہدری صاحب اس وقت اپنے بیڈروم میں جا کر سو چکے تھے۔ ہمارے جس نوجوان نے یہ ٹیلی گرام وصول کیا وہ اسے لے کر سیدھا میرے پاس آیا چونکہ میں زعیم حلقہ اور ہوسٹل کا پریفیکٹ بھی تھا چنانچہ میں نے چوہدری صاحب کو جگا کر یہ دلخراش خبر سنانا مناسب نہ سمجھا۔ البتہ ہوسٹل کے تمام لڑکوں کو راتوں رات اطلاع دے دی گئی اور فیصلہ یہ ہوا کہ صبح کوئی لڑکا یونیورسٹی نہیں جائے گا اور سب چھٹی کریں گے تاکہ ہم سب چوہدری صاحب کے اس غم میں ان کے ساتھ شامل ہوں۔ ہمارے سارے ہوسٹل میں صرف ایک ٹیلی فون تھا جو محترم چوہدری صاحب کے کمرے میں تھا اور اس وقت بند تھا۔ ان دنوں موبائل فون کا نظام نہیں تھا۔ چنانچہ ہمارے لئے چوہدری صاحب کے عزیزوں رشتہ داروں کو یہ المناک اطلاع دینے کا مسئلہ تھا۔ اس کے لئے ہم نے ایک قریبی غیر از جماعت ہمسایہ کو تکلیف دی اور ان کے ٹیلی فون سے راتوں رات ربوہ، گجرات دیگر شہروں میں جہاں تک ہمیں ان کے اقرباء کا علم تھا ایک حکمت عملی اختیار کرکے روک دیا کہ چوہدری صاحب کو کسی اور ذریعہ سے "پیارے مسعود" کی المناک جدائی کی خبر اچانک نہ مل جائے کیونکہ خدشہ تھا کہ یہ سانحہ ان کے لئے ناقابل برداشت ہوگا اور شاید وہ یہ سنتے ہی Collaps نہ کر جائیں۔ صبح ہوئی تو ہم نے ہوسٹل کے قریب ہی واقع ایک احمدی بزرگ چوہدری بشیر احمد صاحب کو جو عموماً فجر اور مغرب کی نماز پڑھنے ہوسٹل میں تشریف لاتے تھے فجر کی نماز کے بعد ٹیلی گرام سے ملنے والی افسوسناک خبر سنائی اور ان سے یہ درخواست کی کہ وہ مکرم چوہدری صاحب کو مناسب رنگ میں اس سانحہ کی اطلاع دیں۔ مگر انہیں اس کی ہمت نہ پڑی اور معذرت کا اظہار کر دیا۔ اب بادل نخواستہ یہ ناخوشگوار فرض مجھے ادا کرنا تھا۔ چنانچہ میں اپنے چند دوستوں کو ساتھ لے کر صبح دن چڑھنے کے بعد چوہدری صاحب کے بیڈروم میں گیا اور اس دوران ہم نے ہوسٹل کے باورچی کو چوہدری صاحب کے لئے ناشتہ بھجوانے کا کہہ رکھا تھا۔ چوہدری صاحب عموماً یونیورسٹی سٹوڈنٹس کی فراغت کے بعد سب سے آخر میں ناشتہ کرتے تھے مگر آج ہمارے پروگرام میں سب سے پہلے انہیں ناشتہ کرانا شامل تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد ناشتہ آ گیا میں نے اپنی دانست میں باتوں باتوں میں اور اشاروں کنایوں میں راضی برضا رہنے اور صبر کا مضمون بیان کیا تو چوہدری صاحب کا ماتھا ٹھنکا اور انہیں شک گزرا کہ "دال میں کچھ کالا" ہے چنانچہ فرمایا کہ منظور! آج آپ نے صبح صبح یہ باتیں کیوں شروع کی ہیں اور یہ سب لڑکے بھی آج میں یہاں ہی دیکھ رہا ہوں۔ یونیورسٹی کیوں نہیں گئے۔ میرا ناشتہ بھی آ گیا ہے یہ کیا ہے؟ اس پر خاکسار نے لرزتے ہاتھوں وہ ٹیلی گرام انہیں دیا جس میں ان کے "لاڈلے مسعود" کی ہمیشہ کے لئے جدائی کی دل ہلا دینے والی خبر تھی۔ چنانچہ آپ نے ٹیلی گرام پڑھا اور انا للہ............ کہتے ہوئے پیچھے گاؤ تکیہ پر ٹیک لگائی اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد گویا ہوئے کہ آپ نے تو مجھے ذہنی طور پر یہ المناک خبر سننے کے لئے تیار کر لیا اور میں خداتعالیٰ فضل وکرم سے صبر بھی کر لوں گا لیکن اس کی والدہ کا کیا بنے گا جو صبح دوپہر شام ناشتے اور ہر کھانے پر مسعود کی تصویر سے باتیں کرتے ہوئے اسے کھانے میں شامل کرتی تھی وہ شاید یہ صدمہ برداشت نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر راضی ہونے اور صبر کا یہ عجیب منظر تھا جو ہم نے دیکھا۔ نہ کوئی جزع فزع نہ کوئی گلہ شکوہ نہ کوئی آہ وزاری یہ سب کچھ ہمارے لئے ناقابل یقین تھا۔ اس دوران باہر سے ان کے رشتہ داروں کے فون آنا شروع ہوئے تو چوہدری صاحب نے سب کو اصل حقیقت سنائی۔

مکرم چوہدری صاحب نے اس صدمہ جانکاہ کو ضعیف العمری اور پیرانہ سالی میں جس صبر و استقلال اور جوانمردی سے برداشت کیا وہ منظر آج تک میرے دل ودماغ پر نقش ہے۔

مکرم چوہدری صاحب بے شمار خوبیوں اور صفات حسنہ کے حامل تھے۔ آپ ہم احمدی نوجوانوں کے بہترین مربی اور شفیق باپ کی طرح تھے کبھی سختی نہ کرتے بلکہ بڑے پیار اور دلنشیں انداز میں سمجھاتے۔ ہم میں سے کسی کی کوئی غلطی بھی ہوتی تو اولاً نظرانداز کرتے اور اگر سرزنش کرنا ہوتی تو اس میں بھی شفقت، پیار اور تربیت کا انداز نمایاں ہوتا۔ اس کا صرف ایک واقعہ یہاں درج کرتا ہوں۔ آپ ہر ماہ کے اختتام پر گجرات اپنے گھر جاتے تو ذاتی استعمال کے لئے دیسی گھی اور بادام وغیرہ لاتے۔ ایک مرتبہ ہمارے ایک ساتھی کو اس کی بھنک پڑی اور کسی نہ کسی طرح چوہدری صاحب کے کمرے سے جو اکثر مقفل ہوتا تھا بادام نکالنا شروع کر دیئے۔ کچھ عرصہ تو چوہدری صاحب خاموش رہے اور اشارتاً بھی کسی سے اس "چوری" کا ذکر نہ کیا مگر ایک روز جبکہ ہم چند دوست ان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے اور ہمارے "چور دوست" بھی موجود تھے۔ چوہدری صاحب نے باتوں باتوں میں اس چوری کا ذکر کر دیا۔ اس پر "چور" کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تو چوہدری صاحب نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارا کام ہی لگتا ہے۔ چنانچہ جونہی "چور" پکڑا گیا اس نے اقبال جرم کرتے ہوئے کہا "چوہدری صاحب پتر بھی تے تہاڈے ای آں تہاڈا مال نہ کھایئے تو کدا کھایئے" کہ چوہدری صاحب بیٹے بھی تو ہم آپ کے ہی آپ کا مال نہ کھائیں تو کس کا کھائیں۔ یہ سن کر چوہدری صاحب نے پھر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ "مانگ کر کیوں نہیں لیتے چوری کیوں کرتے ہو" اور اس طرح بات آئی گئی ہوگئی۔ چوہدری صاحب کی ایک اور خوبی جو بہت نمایاں تھی ان کی شرافت و متانت تھی۔ کوئی فضول بات نہ کرتے، ہم سب کی احسن رنگ میں نگرانی فرماتے مگر اعتماد کرتے، بچوں کی طرح ہماری دیکھ بھال ہوتی خاموش طبع اور ملنسار تھے ہمیشہ پگڑی اور اچکن پہنتے اور صاف ستھرا لباس زیب تن ہوتا۔ وضعدار اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

جانے والے کبھی نہیں آتے
جانے والوں کی یاد آتی ہے

بقیہ صفحہ 5

برادری کو اس کا صدمہ ہوا ایک بار پھر مخالفت زور پکڑ گئی۔ برادری نے کافی زور لگایا کہ نومبائع واپس آجائے۔

آپ نے برادری سے کہا کہ دلائل سے بات کرلیں، زدوکوب سے خیالات میں کس طرح تبدیلی آئے گی۔ اس پر برادری نے علماء کو بلایا آپ نے شرائط طے کرکے بات چیت کی دلائل کے میدان میں تو علماء عاجز آگئے لیکن برادری کو اکسا گئے کہ ان کی بیت الذکر کو نقصان پہنچائیں۔ چنانچہ یہ کام مخالفین نے کیا۔

یہ عارضی دنیا ہے اس میں کسی کو دوام نہیں۔ مہر صاحب نے بھی اپنی باری آنے پر خداتعالیٰ کو لبیک کہا۔ 28 جولائی 2004ء کو رات کے وقت اچانک وفات پاگئے۔ آپ کی یہ خواہش تھی کہ میری نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ پڑھائیں۔ خداتعالیٰ نے یہ سامان بھی کر دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

مہر صاحب نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم مہر امتیاز احمد صاحب، مکرم مہر اعزاز احمد سرگانہ صاحب، مکرم مہر محمد احمد فہیم صاحب جبکہ دو بیٹیاں مکرمہ رابعہ اختر صاحبہ اور مکرمہ فاخرہ جبین فاطمہ صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ مہر صاحب کی ساری اولاد دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم معیذ احمد شیخ صاحب ولد مکرم جی ایم شیخ صاحب آف گلاسگو یو۔کے کے نکاح کا اعلان محترمہ مہوش عابد صاحبہ بنت مکرم مرزا عابد بیگ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کے ساتھ بعوض 10 ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 5 اپریل 2010ء کو کیا۔ مورخہ 6 اپریل 2010ء کو بمقام شادی ہال جوہر ٹاؤن تقریب رخصتی ہوئی اس موقع پر دعا خاکسار نے کروائی۔ ولیمہ کی تقریب کے موقع پر دعا مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب زعیم مجلس انصاراللہ پتوکی نے کروائی۔ دلہن حضرت مرزا دین محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور شیریں ثمرات سے نوازے۔ آمین

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم محمد یار انور لنگاہ صاحب آف ادرحمان ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ نصیرہ تبسم صاحبہ کی تقریب رخصتی مورخہ 27 فروری 2010ء کو شرقی لان دفاتر تحریک جدید میں منعقد ہوئی۔ اس کے نکاح کا اعلان مکرم ملک شوکت محمود صاحب ابن مکرم ملک محمد یعقوب صاحب بجکہ ضلع سرگودھا کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر خاکسار کے بیٹے مکرم طارق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 25 جنوری 2010ء کو کیا تھا۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان نے تشریف لا کر بچی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے مورخہ 25 اپریل 2010ء کو خاکسار کی بیٹی مکرمہ عطیۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم یاسر عمران صاحب امریکہ کو شادی کے چھ سال بعد پہلی بیٹی روحہ یاسر سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم مظفر احمد صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و عمر والی، نیک، لائق، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم علی منصور صاحب زعیم دارالعلوم ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم پیر افتخار احمد تاج صاحب ابن محترم پیر محمد اکبر سقراط صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ مورخہ 29 اپریل کو وفات پا گئے۔ ان کی عمر 79 سال تھی۔ مرحوم کی زندگی تعلیم و تدریس میں گزری۔ بطور پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول ڈھوک کا سب ضلع گجرات ریٹائر ہوئے۔ ایک نڈر احمدی کی حیثیت سے ساری زندگی گزاری ان کے خلاف بار بار ناکام کوششیں ہوئیں۔ اخبارات میں بھی ان کے خلاف لکھا گیا۔ لیکن مخالفین اپنے ارادوں میں کبھی کامیاب نہ ہو سکے۔ عمر کے آخری سالوں میں ایک کامیاب ہومیو پیتھ کے طور پر بھی مفت خدمت خلق کا وسیع موقع ملا۔ دور دراز سے لوگ آ کر استفادہ کرتے تھے۔ مریضوں میں پیر بابا کے نام سے مشہور تھے۔ جہاں بھی رہے ماحول پر ایک خاص مثبت اثر چھوڑا۔ غریب و امیر پڑھے لکھے اور ان پڑھ سب ان کی خدمات پر رطب اللسان ہیں۔ ایک بیٹی راحیلہ یاسمین گزشتہ برس وفات پا گئی۔ باقی پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ خاکسار، دو بیٹیاں مکرمہ نصیرہ ہاشمی صاحبہ اسلام آباد اور مکرمہ فریحہ ہاشمی صاحبہ شامل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد امجد شاد صاحب سیکرٹری مال اگوکی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ النعیم صاحبہ بیوہ مکرم محمد اشرف شاد صاحب ساکن ماڈل ٹاؤن اگوکی ضلع سیالکوٹ مورخہ 10 مارچ 2010ء کو مختلف عوارض میں مبتلا رہ کر بعمر قریباً 55 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مورخہ 11 مارچ کو بعد نماز عصر احمدیہ قبرستان سیالکوٹ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور وہیں تدفین ہوئی۔ مرحومہ انتہائی نیک، سادہ مزاج، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور مہمان نواز تھیں۔ جماعتی کاموں اور اجلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتیں۔ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں۔ تقریباً انیس بیس سال کا عرصہ انتہائی صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔ بچوں کی تعلیم و تربیت احسن رنگ میں کی۔ سب سے چھوٹا بیٹا ایم بی بی ایس کے آخری سال کا طالب علم ہے۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت عنایت صاحب رنگریز آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی پوتی، مکرم مبارک احمد صاحب سیالکوٹ کی بیٹی اور مکرم صوفی محمد دین صاحب مرحوم کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے والدہ اور بہن بھائیوں کے علاوہ پانچ بیٹے بیٹیاں مکرمہ امۃ المتین انیلہ صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان محمد فاتح صاحب آف جرمنی، خاکسار، مکرم محمد احسن شاد صاحب فرانس مکرمہ جمیلہ ثامر صاحبہ اہلیہ مکرم ثامر اسلم صاحب اگوکی اور مکرم محمد حسین شاد صاحب آر ایم سی راولپنڈی یادگار چھوڑے ہیں۔ چھوٹے بیٹے کے علاوہ سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخوست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ماموں زاد بہن محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب مرحوم آف گنج مغلپورہ لاہور گزشتہ کئی سالوں سے بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔ آج کل شوگر بہت ہائی ہوگئی ہے۔ چلنا پھرنا مشکل ہے دائیں ہاتھ کی انگلیاں کام نہیں کر رہیں اسی طرح ایک پاؤں بھی متاثر ہے جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے۔ بھوک بالکل نہیں لگتی جسمانی صحت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ بعض اوقات گھر میں ہی گر جاتی ہیں جس کی وجہ سے جسم کے کسی حصہ پر چوٹ آ جاتی ہے۔ احباب کرام سے موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ شمیم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی عبدالستار صاحب مرحوم سمبڑیال ضلع سیالکوٹ آج کل مہروں کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ تکلیف بہت ہے بیماری کبھی تو دور ہو جاتی ہے کبھی پھر عود کر آتی ہے موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر امجد علی صاحب ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو دل کی تکلیف ہے مورخہ 11 مئی 2010ء کو انجیوگرافی متوقع ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خاکسار کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، پریشانیوں سے بچائے، مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ اور صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

"ریسرچ سیل" ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:

ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:

ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

فون نمبر آفس: 0092476214953

رہائش 0476214313

موبائل 03344290902

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل tahqeeqj@yahoo.com

tahqeeq@gmail.com

ayaz313@hotmail.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

(بقیہ از صفحہ 8)

8-20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 2010ء
9-30 am	فیتھ میٹرز
10-30 am	آئل پینٹنگ
11-00 am	تلاوت
11-15 am	حضور انور کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کی ایک نشست
12-35 pm	فیتھ میٹرز
1-40 pm	فوڈ فار تھاٹ
2-10 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2004ء
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سپینش سروس
5-05 pm	تلاوت
5-20 pm	درس حدیث
5-30 pm	یسرنا القرآن
5-50 pm	بنگلہ سروس
6-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 2010ء
7-50 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء جامعہ احمدیہ یوکے کی ایک نشست
9-15 pm	خبرنامہ
9-35 pm	فیتھ میٹرز
10-35 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

14 مئی 2010ء

1-30 am	فیتھ میٹرز
2-40 am	ترجمۃ القرآن
3-55 am	بستان وقف نو
5-00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-40 am	تلاوت
5-50 am	تلاوت، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-25 am	لقاء مع العرب
7-25 am	تاریخی حقائق
8-00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 am	ترجمۃ القرآن
10-15 am	جلسہ سالانہ کینیڈا 2004ء
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-05 pm	سرائیکی سروس
1-40 pm	سوال وجواب
2-45 pm	انڈونیشین سروس
3-45 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
5-00 pm	خطبہ جمعہ Live
6-10 pm	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
7-10 pm	بنگلہ سروس
8-10 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 2010ء
10-25 pm	اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 2003ء
11-00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

15 مئی 2010ء

1-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 2010ء
3-20 am	سفر بذریعہ ایم ۔ٹی ۔اے
3-55 am	سوال وجواب
5-00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت
6-30 am	لقاء مع العرب
7-45 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 2010ء
9-25 am	راہ ھدیٰ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اور جماعتی بین الاقوامی خبریں
12-00 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا 2004ء
1-00 pm	سوال وجواب
2-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 2010ء
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	فرنچ سروس
5-05 pm	تلاوت
5-20 pm	یسرنا القرآن
5-55 pm	انتخاب سخن Live
6-55 pm	بنگلہ پروگرام
8-00 pm	گلشن وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	راہ ھدیٰ
10-45 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11-35 pm	عربی سروس

16 مئی 2010ء

1-35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	گلشن وقف نو
3-15 am	راہ ھدیٰ
4-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 2010ء
5-55 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
6-25 am	یسرنا القرآن
6-50 am	تلاوت
7-00 am	لقاء مع العرب
8-00 am	خبرنامہ

باقی صفحہ 7 پر

وفاقی

خبریں

سیکرٹری قانون عاقل مرزا نے استعفیٰ دیدیا

وفاقی سیکرٹری قانون عاقل مرزا نے استعفیٰ دے دیا۔ ذرائع کے مطابق عاقل مرزا نے صحت کی خرابی کی وجہ سے استعفیٰ دیا۔ این این آئی کے مطابق نجی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے عاقل مرزا نے کہا کہ وہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں اور اپنا علاج کروانا چاہتے ہیں۔ طبیعت زیادہ بگڑ جانے کی وجہ سے اپنے عہدے پر رہتے ہوئے ذمہ داریاں سرانجام نہیں دے سکتا تھا اس لئے اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا مناسب سمجھا۔

لاہور ہائیکورٹ نے بجلی کی قیمتوں میں 6 تا 12 فیصد اضافہ معطل کردیا

لاہور ہائی کورٹ نے لیسکو کی طرف سے بجلی کے صارفین کے بلوں میں 6 تا 12 فیصد اضافہ کے بارے میں جاری کردہ نوٹیفکیشن معطل کرتے ہوئے نیپرا، لیسکو اور واپڈا حکام سے جواب طلب کر لیا ہے اور مزید سماعت 26 مئی تک ملتوی کر دی ہے۔ عدالت کے روبرو ایوان صنعت وتجارت لاہور کے ظفر اقبال نے لیسکو کے نوٹیفکیشن کو چیلنج کیا تھا جو 19 اپریل کو جاری کیا گیا جس کا اطلاق یکم اپریل سے کیا جانا تھا۔

اب بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ نہیں ہوگی

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ ہم زندہ قوم ہیں، ہمیں بحرانوں سے نمٹنا آتا ہے، ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ نہیں ہوگی۔ کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ہماری حکومت قوم کو اندھیروں سے نجات دلائے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 10 مئی

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:13
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:56

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

Fateh Jewellers
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
FATEH JEWELLERS RAILWAY RAOD RABWAH PAKISTAN.
Tel:: +92-47-621-6109+92-333-670-7165

Love For All Hatred For None
GAS LINES C.N.G
&
Petrol Pump Petroline
اسلام آباد ہائی وے اور لیتھر ار روڈ کے سنگم پر پل کراس کرکے KRL سگنل سے پہلے
Tel: 051-2614001-5
پروپرائٹر چوہدری علی محمد وڑائچ اسلام آباد

FD-10

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Sergical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

سلطان آٹو سٹور
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام بھی کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے
429 پک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956